دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: Pin-5236 تاریخ: 06-07-2017

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان میں شیطان کو کہاں قید کیا جاتا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ رمضان المبارک کے فضائل میں سے یہ بھی ہے، کہ شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ انہیں کہاں جکڑا جاتا ہے؟ دنیا میں، آسمان پر، زیرِ زمین، جہنم میں یا کہیں اور؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ماہِ رمضان بہت فضائل کا حامل ہے، احادیث طیبہ میں اس کے کثرت سے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں، انہی میں سے ایک فضیلت صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر کتب احادیث میں یہ بتائی گئی ہے، کہ جب رمضان المبارک آتا ہے، تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

بخاری و مسلم میں ہے: "اذا دخل رمضان، فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين" ترجمہ: جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے، تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے"۔
(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده، جلد 1، صفحہ 463، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

مسلم شریف میں "صفدت الشیاطین" کے الفاظ بھی موجود ہیں، جن کے معنی ہیں: شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔
(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل شہر رمضان، جلد 1، صفحہ 346، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

محدثین کرام و علمائے عظام نے اس حدیث مبارکہ کی شرح میں مختلف اقوال نقل فرمائے ہیں:

ایک قول کے مطابق یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے، کہ حقیقی طور پہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ (یہ بھی کہا گیا ہے، کہ تمام شیاطین کو قید نہیں کیا جاتا، بلکہ سرکش شیاطین قید ہوتے ہیں۔ جیسا کہ بعض روایات میں "مردة الشیاطین" کے الفاظ آئے ہیں)۔

بہر صورت یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قید کر کے کہاں رکھا جاتا ہے؟ اس کے متعلق در منثور، شعب الایمان، کنزالعمال، فضائل شہر رمضان للبیہقی وغیرہ میں یہ روایت منقول ہے کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات آتی ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے رضوان: جنتوں کے دروازے کھول دو، اے مالک: امت محمدی کے روزہ داروں کے لئے جہنم کے دروازے بند کر دو اور اے جبریل: **زمین پر اترو، سرکش شیاطین کو قید کرو، ان کو طوق اور**

ہتھکڑیوں کے ساتھ جکڑ کر سمندر میں پھینک دو، تاکہ وہ میرے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے امتیوں کے روزوں میں فساد نہ پھیلا سکیں۔ (بعض روایات میں " سمندر کی گہرائیوں " میں پھینک دینے کا ذکر ہے)۔

جبکہ دوسرے قول کے مطابق یہ حدیث مجازی معنی پر محمول ہے، یعنی روزے کی وجہ سے شہوت، غصے اور دیگر گناہوں کا سبب بننے والی قوتِ حیوانیہ ختم ہو جاتی ہے، اور نیکیوں کی طرف مائل کرنے والی قوتِ عقلیہ بیدار ہو جاتی ہے، اس وجہ سے انسانی نفوس، شیاطین کی طرف سے دھوکا کھانے اور ان کے وسوسے قبول کرنے سے رک جاتے ہیں اور شیاطین اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو پاتے، تو یہ حصول مقصد کے معاملے میں ایسے ہی ہو جاتے ہیں جیسے انہیں قید کر دیا گیا ہو۔

حدیث کے اپنے ظاہری معنی پر محمول ہونے کے متعلق شرح نووی میں ہے: " (وصفدت الشیاطین) فقال القاضی عیاض رحمه الله تعالی: یحتمل انه علی ظاهره وحقیقته، وان تفتیح ابواب الجنة وتغلیق ابواب جهنم وتصفید الشیاطین علامة لدخول الشهر وتعظیم لحرمته ویکون التصفید لیمتنعوا من ایذاء المؤمنین والتهویش علیهم " ترجمہ: (شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے) علامہ قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں احتمال ہے کہ یہ اپنے ظاہری و حقیقی معنی پر محمول ہو اور بے شک جنت کے دروازوں کو کھولنا، اور جہنم کے دروازوں کو بند کر دینا، اور شیاطین کو جکڑ دیا جانا، اس ماہِ مبارک کے داخل ہونے کی علامت، اور اس کی حرمت کی تعظیم کے لئے ہے اور شیاطین کو اس لئے جکڑ دیا جاتا ہے تاکہ وہ مؤمنوں کو ایذا دینے اور انہیں فتنے میں ڈالنے سے باز رہیں "۔

(شرح نووی علی مسلم، جلد7، صفحہ188، مطبوعہ: بیروت)

بعض شیاطین کو قید کرنے کے متعلق عمدۃ القاری میں ہے: " وقیل: المسلسل بعض الشیاطین وهم المردة لا کلهم، کما تقدم فی بعض الروایات، ۔۔ وقیل: لا یلزم من تسلسلهم وتصفیدهم کلهم ان لا تقع شرور ولا معصیة، لان لذلک اسبابا غیر الشیاطین، کالنفوس الخبیثة والعادات القبیحة والشیاطین الانسیة " ترجمہ: ایک قول کے مطابق بعض سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے، نہ کہ تمام شیاطین کو، جیسا کہ پیچھے بعض روایات میں بیان ہو چکا، ۔۔ اور کہا گیا ہے کہ: تمام شیاطین کو جکڑنے اور قید کر دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اب برائیاں اور گناہ نہیں ہوں گے، کیونکہ ان کے اسباب تو شیاطین کے علاوہ اور بھی ہیں۔ جیسے: خبیث نفوس، بری عادات اور انسانی شیاطین "۔

(عمدۃ القاری، کتاب الصوم، جلد8، صفحہ27، دار الحدیث، ملتان)

شیاطین کو سمندر میں پھینک دینے کا حکم دیا جاتا ہے، چنانچہ شعب الایمان، الترغیب والترہیب، کنز العمال وغیرہ کی طویل حدیث مبارکہ کا کچھ حصہ یہ ہے: " ان الجنة لتنجد وتزین من الحول الی الحول لدخول شهر رمضان، فاذا کانت اول لیلة من شهر رمضان، هبت ریح من تحت العرش، ۔۔ ویقول الله عز وجل: یا رضوان: افتح ابواب الجنان، ویا مالک: اغلق ابواب الجحیم علی الصائمین من امة محمد ویا جبریل: اهبط الی الارض، فاصفد مردة الشیاطین وغلهم بالاغلال، ثم اقذفهم فی البحار، حتی لا یفسدوا علی امة محمد حبیبی صیامهم " ترجمہ: بے شک جنت کو ماہِ رمضان کی آمد کے لئے ایک سال سے دوسرے سال تک آراستہ و مزین کیا جاتا ہے، پس جب ماہِ رمضان کی پہلی رات آتی ہے، تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے، ۔۔ اور اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: اے رضوان! جنتوں کے دروازے کھول دو اور اے مالک! امتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے روزہ داروں پر جہنم کے دروازے بند کر دو اور اے جبریل (علیہ السلام)! زمین پر اترو اور سرکش شیاطین کو قید کرو، ان کو طوق اور ہتھکڑیوں کے ساتھ جکڑ کر سمندر میں پھینک دو، تاکہ وہ میرے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے امتیوں کے روزوں میں فساد پیدا نہ

کر سکیں"۔

(شعب الایمان، کتاب الصیام، جلد5، صفحہ276، مکتبۃ الرشد، ریاض)

کنز العمال کے الفاظ یہ ہیں:"ثم اقذف بھم فی لجج البحار" (یعنی شیاطین کو جکڑ کر) سمندر کی گہرائیوں میں پھینک دو"۔

(کنز العمال، کتاب الصوم، فصل فی فضلہ وفضل رمضان، جلد8، صفحہ586، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ)

حدیث شریف کا مجازی معنی بیان کرتے ہوئے علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:"(وسلسلت الشیاطین) ای قیدت بالسلاسل مردتھم وقیل: کنایۃ عن امتناع تسویل النفوس واستعصائھا عن قبول وساوسھم، اذ بالصوم تنکسر القوۃ الحیوانیۃ، التی ھی مبدا الغضب والشھوات الداعیین الی انواع السیئات وتنبعث القوۃ العقلیۃ المائلۃ الی الطاعات، کما ھو مشاھد ان رمضان اقل الشھور معصیۃ واکثرھا عبادۃ" ترجمہ: (شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے) یعنی ان میں سے سرکش شیاطین کو زنجیروں کے ساتھ قید کر دیا جاتا ہے۔ ایک قول کے مطابق (شیاطین کو قید کرنا) انسانی نفوس کے گمراہ ہونے اور شیطانی وسوسوں کے قبول کرنے سے بچنے سے کنایہ ہے، کیونکہ روزے کی وجہ سے مختلف برائیوں کا سبب بننے والے غصے اور شہوتوں کو پیدا کرنے والی قوتِ حیوانیہ ختم ہو جاتی ہے اور نیکیوں کی طرف مائل کرنے والی قوتِ عقلیہ بیدار ہو جاتی ہے۔ جس طرح مشاہدہ ہے کہ دیگر مہینوں کی بنسبت ماہِ رمضان میں گناہ کم اور عبادت زیادہ ہوتی ہے"۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصوم، جلد4، صفحہ387، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

شرح صحیح بخاری لابن بطال میں ہے:"(فتحت ابواب الجنۃ وسلسلت الشیاطین) معنیین: احدھما: انھم یسلسلون علی الحقیقۃ، فیقل اذاھم ووسوستھم ولا یکون ذلک منھم، کما ھو فی غیر رمضان وفتح ابواب الجنۃ علی ظاھر الحدیث والثانی: علی المجاز ویکون المعنی فی فتح ابواب الجنۃ ما فتح اللہ علی العباد فیہ من الاعمال المستوجب بھا الجنۃ من الصلاۃ والصیام وتلاوۃ القرآن۔۔و کذلک قولہ: (سلسلت الشیاطین) یعنی: ان اللہ یعصم فیہ المسلمین او اکثرھم فی الاغلب عن المعاصی والمیل الی وسوسۃ الشیاطین وغرورھم" ترجمہ: (جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے) اس حدیث کے دو معنی ہیں: ایک ظاہری: وہ یہ کہ انہیں حقیقۃً قید کر دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے ان کا شر اور وسوسے کم ہو جاتے ہیں اور ان کی طرف سے یہ معاملات رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں کی طرح نہیں ہوتے نیز جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوسرا مجازی: یعنی جنت کے دروازے کھولنے سے مراد اللہ عزوجل کا اس ماہِ مبارک میں اپنے بندوں کو نماز، روزے اور تلاوتِ قرآن وغیرہ جنت میں لے جانے والے اعمال کی توفیق عطا فرمانا ہے۔۔۔ یونہی شیاطین کو جکڑنے سے مراد: اللہ عزوجل کا اس ماہِ مبارک میں تمام یا اکثر مسلمانوں کو گناہوں اور شیطانی وساوس اور ان کے دھوکے کی طرف مائل ہونے سے بچانا ہے"۔

(شرح صحیح البخاری لابن بطال، کتاب الصیام، جلد4، صفحہ20، مکتبۃ الرشد، ریاض)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبــــــــــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم قادری

11 شوال المکرم 1438ھ 06 جولائی 2017ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے